REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۱ اخاء ۱۳۳۸ھش | ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ بوقت پونے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے — احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ بوقت پونے نو بجے صبح ربوہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل دن بھر بازو میں درد کی شکایت رہی۔ نیز ضعف بھی رہا۔ رات درد کچھ بڑھ گیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

پنڈت نہرو کی کوٹھی پر سوشلسٹوں کا مظاہرہ۔ مستعفی ہو جانے کا مطالبہ

چینی خطرے کے پیش نظر پاکستان سے دوستی کی ضرورت کا احساس

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ کل پنڈت نہرو کی کوٹھی پر سوشلسٹوں نے مظاہرہ کیا اور وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ سرحد پر چین کی حالیہ جارحانہ کارروائیوں کے پیش نظر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں۔ مظاہرین یہ نعرے لگا رہے تھے۔ "نہرو جاگو" "اپنی سرحدوں کی حفاظت ہمارا فرض ہے"۔ "چینی لیڈروں کو نکال دو" اور "نہرو مستعفی ہو جاؤ"۔ — تقریباً دو سو سپاہیوں نے مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ بعد ازاں یہ مظاہرین پنڈت نہرو کے سکرٹری کو ایک یادداشت دیکر منتشر ہو گئے۔ دریں اثنا کمیونسٹ چین کی جارحانہ کارروائیوں کے بعد بھارت میں پاکستان سے دوستی کی ضرورت کا احساس بڑھ رہا ہے اور "پاکستانی ہندی بھائی بھائی" کا نعرہ مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ کہ گزشتہ گیارہ سال میں پاکستان اور بھارت کے درمیان منافرت کی خلیج حائل رہی تاہم مضمون میں خوشی ظاہر کی گئی ہے کہ اب دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کا نیا دور شروع ہو رہا ہے۔

انڈین ایکسپریس نے بھی اپنے اداریہ میں پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

ہوسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں دعوت

ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ گزشتہ شب ہوسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو اور مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی مبلغ لائبیریا کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں طلباء ہوسٹل کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے بعض ارکان بھی شریک ہوئے اس موقعہ پر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زیر صدارت ہر دو مبلغین کرام نے بورنیو اور مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات سنائے۔

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کا پروگرام

ڈھاکہ ۳۰ اکتوبر۔ کل سکرٹریٹ میں کمشنروں اور ضلع افسروں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مسٹر ذاکر حسین گورنر مشرقی پاکستان نے صدارت کے فرائض انجام دیئے کانفرنس میں جن اصحاب نے شرکت کی۔ ان میں میجر جنرل امراؤ خان ناظم مارشل لاء اور چیف سکرٹری مسٹر اظفر اور قومی تعمیر کے ادارے کے ڈائریکٹر بھی شامل ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت ہونے والے انتخابات کے پروگرام کی تیاری پر غور کیا گیا۔

دیہی ترقی کی کونسل قائم کر دی گئی

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ مرکزی حکومت نے دیہی ترقی کی ایک کونسل قائم کی ہے۔ تاکہ دیہی ترقی سے متعلق پالیسیوں میں رابطہ قائم کیا جا سکے۔ اور زیر عمل پالیسی اور پروگرام کی نگرانی کی جا سکے۔ کونسل کی صدارت کے فرائض سماجی بہبود اور صحت کے وزیر لفٹیننٹ جنرل برکی ادا کریں گے۔ لفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ۔ وزیر داخلہ مسٹر ابو القاسم خان وزیر صنعت، مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر خوراک وزراعت نیز مالیات۔ خوراک۔ زراعت۔ صحت۔ سماجی بہبود اور تعلیم کے سیکرٹری نیز صنعت، تعمیرات، آبپاشی، امدادِ باہمی کے امور کے جائنٹ سکرٹری اعلیٰ اختیار کی اس کونسل کے ارکان کی حیثیت سے کام کریں گے۔ دیہی ترقی اور سماجی بہبود کے ناظم اعلیٰ کونسل کے سکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

راولپنڈی میں مکانات حاصل کرنیکا اختیار

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ مرکزی حکومت کو اس وقت تک بلدیہ راولپنڈی کی حدود کے اندر مکانات کے حصول کا جو اختیار حاصل ہے۔ اس میں مارشل لاء کے ضابطہ ۱۷ کے پیراگراف ۱ کے سب پیراگراف ۱ کے تحت توسیع کر دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اب وہ کنٹونمنٹ کے علاقوں کے سوا راولپنڈی کے سارے ضلع میں مکانات حاصل کرنے کی مجاز ہو گئی ہے۔

مغربی سربراہوں کی کانفرنس

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ مغربی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس پندرہ دسمبر کے لگ بھگ برلن میں منعقد ہوگی آپ نے مزید بتایا کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف اگلے سال کے ابتدائی تین مہینوں میں پیرس آئیں گے۔ جہاں وہ کئی دن قیام کریں گے۔

— لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ اگلے ماہ جب صدر پاکستان شاہ ایران کی دعوت پر ایران جائیں گے۔ تو عدنان مندریز وزیر اعظم ترکیہ اور وزیر خارجہ ترکیہ بھی انہی دنوں تہران میں ہوں گے

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء

نہ کرینگے نہ کرنے دینگے

ایک اور مخالف نے صدق جدید کے مدیر محترم مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کو ایک مراسلہ جو صدق جدید ۱۶ اکتوبر ۵۹ء میں شائع ہوا ہے۔ بھیجا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے

"محترم المقام۔ سلام مسنون قادیانیت کے متعلق باوجود "تھانوی" صاحب کے اشارۂ غیبی کے آپ کو شرح صدر حاصل نہیں ہوا۔ تاہم آپ کے آئے دن کسی نہ کسی رنگ میں اس موضوع پر کچھ نہ کچھ موافق تحریر کرنے سے جو فتنہ پھیل رہا ہے۔ اس سے کم از کم آپ کو خود اپنا دامن اس بارہ میں یکطرفہ کر لینا ضروری ہے۔ آپ جیسے خدا ترس بزرگ خالص مسلمان کو اپنے آپ کو ایسی حالت میں ڈالنے سے گریز کرنا چاہیئے جس میں ضال و مضل گروہ کے متعلق تعریفی کلمات گمراہی کا موجب ہو سکیں"۔

صدق جدید میں اس قسم کا یہ پہلا مراسلہ نہیں۔ بلکہ کئی ایک اور بھی ناصحین کے مراسلے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کو طرح طرح کے ذرائع سے احمدیوں کے متعلق "سچی بات" لکھنے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ سچی بات کس قسم کی ہوتی ہے بطور نمونہ صدق جدید کے اسی پرچہ میں سے جس میں اوپر کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ حسب ذیل مکتوب نقل کیا جاتا ہے

مکتوب انگلستان

مخدوم و محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "صدق" پابندی سے مل رہا ہے۔ آپ کی تحریروں کو پڑھ کر دل کو بڑا سکون ہوتا ہے۔ یہاں کے ماحول میں جب ویسے جملے نظر سے گزرتے ہیں "اللہ کا چاہا آخر پورا ہو کر رہا اور ہمیشہ وہی بہتر ہوتا ہے جو اس کا چاہا ہوتا ہے" یقین مانیئے ٹانگ کا کام دے جاتے ہیں۔ اللہ پاک آپ کو سلامتی سے رکھے۔

آپ کی ذات مسلمانوں کے آج کل کی فرقہ بندیوں میں "ذبرائے وصل کردن آمدی" کا کام کر رہی ہے۔

حیدر آباد دکن سے میرے ایک دوست جو لندن آئے ہوئے ہیں ان سے ملنے گزشتہ ہفتہ گیا تھا شام میں لندن کے مشہور مقام ہائیڈ پارک جانا ہوا۔ ہائیڈ پارک کارنر پر جہاں مختلف مقررین مختلف عنوانات پر تقاریر کیا کرتے ہیں۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ان سب کے درمیان ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم ہے۔ اسی پر ایک تختی آویزاں ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسلام پر لیکچر دیا جارہا ہے اور منچلے نوجوان مناسب و مہمل سوالات کرتے جارہے ہیں۔ جس کا جواب سنجیدگی، شائستگی اور دلکش پیرایہ میں مقرر صاحب دیتے جارہے ہیں ــــ دو دن قبل ٹیلی ویژن پر سکاٹ لینڈ کے آرچ بشپ جو حال ہی افریقہ میں اسلام تیزی سے پھیلتا جارہا ہے۔ اور اس کی وجہ سے مسیحیت کو بڑا خطرہ لاحق ہو گیا ہے ــــ ہائیڈ پارک میں تقریر کرنے والے اور افریقہ میں اسلام پھیلانے والے قادیانی ہیں۔ وہی قادیانی جن کے تعلق سے آج کے ملے ہوئے ۲۴ ستمبر کے صدق میں کسی محترم بزرگ نے آپ کو مشورہ دیا ہے کہ "صدق میں قادیانی فرقے کی مدح و ثنا کی اشاعت سے پرہیز کیا جاوے۔ میں یہ مشورہ اشارہ غیبی کے بعد عرض کر رہا ہوں"۔

واضح رہے کہ میرا تعلق بقول... مسلمانوں کے فرقے سے ہے یعنی سنت والجماعت حنفی المذہب قادیانی فرقے کی تبلیغی کوششیں بہر حال قابل تقلید ہیں۔ مجھے صوفی نذیر احمد صاحب کا انداز فکر بہت پسند ہے۔ بعض اوقات وہ بڑی کام کی بات کہہ جاتے ہیں۔

۰۰۰۰ از ناٹنگھم (انگلستان)

یہ بات تو ہر ایک سنجیدہ انسان کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے عقائد کو غلط سمجھتا ہو تو اسکو نہ مانے۔ اور یہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے کہ علمی رنگ میں ان عقائد کی غلطیاں اپنی سمجھ کے مطابق بیان کرے لیکن یہ بات صرف بعض عجیب و غریب قسم کے لوگ ہی کہہ سکتے ہیں کہ دوسروں کو بھی جو کسی فریق کی کسی سرگرمی کو سراہے۔ اس کو ایسا کرنے سے روکا جائے۔ مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ایک بار نہیں کئی بار احمدیت سے عقائدی اختلافات کا اظہار کر چکے ہیں لیکن ان کا "خالص مسلمان" ہونا ہی جب احمدیوں کی بعض سرگرمیوں کے ذکر کرنے پر مائل کرتا ہو تو نہ معلوم ان ناصحین کا اس میں کیا نقصان ہوتا ہے۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ مولانا احمدیوں کی سرگرمیوں کا ذکر دوسرے مسلمانوں کو ابھارنے کے لئے کرتے ہیں اور یہ بات مخالفین کے نقطۂ نظر سے بھی مستحسن سمجھی جانی چاہیے۔ اور انہیں بجائے مولانا کے سامنے اپنی شکایات کے دفتر کھولنے کے چاہیئے کہ ان مثالوں سے سبق حاصل کریں۔ اور اپنا وقت اور جدوجہد مخالفت میں صرف کرنے کی بجائے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں صرف کریں۔ اس لئے کوئی عقلمند مسلمان جس کے دل میں اسلام کا ذرا بھی پاس ہے وہ یقیناً اس امر سے سبق حاصل کرے گا۔ جیساکہ مندرجہ بالا "مکتوب انگلستان" کے آخر میں لکھا ہے

"قادیانی فرقے کی تبلیغی کوششیں بہر حال قابل تقلید ہیں"۔

ہم مراسلہ نگار سے جس نے مولانا کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ وہ "مکتوب انگلستان" کا مشورہ قبول کریں اور بجائے مولانا دریا بادی سے "سچی بات" کے اظہار پر ناراض ہونے کے احمدیوں کی تقلید میں وہ سرگرمیاں دکھائیں جن کا ذکر کرنے پر مولانا محض "خالص مسلمان" ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں۔ جیساکہ قرآن کریم میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنئان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا۔ ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ۝ (مائدہ ۹)

ترجمہ:۔ اے ایمان لانے والو اللہ تعالے کے لئے انصاف کی گواہی دیتے ہوئے اس کو بہت قائم کرنے والے ہو جاؤ۔ اور تم کو کسی قوم کی دشمنی اسبات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو ضرور انصاف کرو۔ کیونکہ تقوے کے یہی قریب تر ہے۔ اور اللہ تعالے سے ڈرو اللہ تعالے اس کو خوب جانتا ہے۔ جو تم کرتے ہو"۔

مراسلہ نگار اور ان کے خیال کے دوسرے اہل علم حضرات جو مولانا دریابادی کو روکنے کے لئے مراسلے بھیجتے ہیں اپنے دل میں سوچیں کہ کیا وہ انہیں اللہ تعالے کے مندرجہ بالا حکم کی خلاف ورزی کے لئے نہیں اکساتے اور اللہ تعالے کے حکم کی خلاف ورزی کے لئے اکسانا آخر کہاں کی مسلمانی ہے؟

ان مہربانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ اس طرح احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ اس کو اور بھی تقویت دیتے ہیں اور سنجیدہ لوگ ضرور اس سے یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ آپ "احساس کمتری" کا شکار ہیں۔ اور چونکہ آپ احمدیت کا مقابلہ تبلیغ و اشاعت دین کے میدان میں نہیں کر سکتے اس لئے جب کوئی خالص مسلمان احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتا ہے تو آپ کو بُرا لگتا ہے اور آپ مضحکہ خیز مراسلے لکھ مارتے ہیں۔ اس سے اسلام کی بدنامی ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے ہمکو اور آپ کو سیدھے راستہ پر چلائے۔ اور اپنی اپنی ہمت کے مطابق خدمت اسلام کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔

مجھ سے میرے خدا کی بات کرو

— عبد المنان ناہید —

حُسنِ شیریں ادا کی بات کرو
مجھ سے میرے خدا کی بات کرو

یار کی خاکِ پا کی بات کرو
سدرۃ المنتہیٰ کی بات کرو

تلخیٔ راہ کیا ہے ہمسفرو!
منزلِ جانفزا کی بات کرو

ہم دلِ دردمند رکھتے ہیں
ہم سے درد آشنا کی بات کرو

عشق کی ابتداء کریں ناہید
حُسن کی انتہا کی بات کرو

تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی جدوجہد قابلِ داد اور قابلِ تقلید ھے

میری دعا ھے کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو اجرِ عظیم دے اور دیگر مسلمانوں کو بھی خلوصِ دل سے اسکی مساعی میں شریک ہونیکی توفیق بخشے

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) کے ایک معزز غیر احمدی دوست کا ایڈیٹر الفضل کے نام مکتوب

ذیل میں ٹانگانیکا مشرقی افریقہ) کے ایک معزز غیر احمدی دوست کا ایک خط درج کیا جاتا ہے جو ایڈیٹر الفضل کے نام موصول ہوا ہے یہ صاحب وہاں پر پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اور جیسا کہ ان کے خط سے ظاہر ہے اسلام کے لئے خاص محبت اور درد اپنے سینہ میں رکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

TONGA
۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۹ء

مکرمی السلام علیکم

مجھے پمفلٹ What is Ahmadiyyat پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ سوائے مسیح موعود یا مہدویت کے دعوے کے باقی جملہ باتوں میں مجھے آپ سے اتفاق ہے۔ آپ کی تبلیغی مساعی واقعی قابل داد ہیں۔ پاکستان کے صرف احمدی فرقہ کے لوگ تبلیغ میں سرگرم ہیں باقی تمام فرقوں کے لوگ سو رہے ہیں۔ یا لاحاصل مباحثوں میں مصروف ہیں۔ جن کا دین و دنیا اور آخرت میں کوئی فائدہ نہیں۔ نہ ہی اسلام کو ان مباحث سے کوئی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ بڑے بڑے اچھے دماغ اور بڑی دولت اور بڑا قیمتی وقت فضول ضائع ہو رہا ہے۔ اگر یہی تین چیزیں اجتماعی طور پر تبلیغ اسلام میں صرف ہوں۔ تو کتنے خوش کن نتیجے حاصل ہو سکتے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں کو خدا جانے کب ہوش آئے گا۔ اور وہ کب فروعی اختلافات کو مخالفت میں تبدیل کرنے سے باز آئیں گے۔ اور تکفیر بازی کا نعرہ بند کریں گے۔ مسلمانوں کے سامنے اس وقت کوئی ٹھوس پروگرام نہیں۔ یا تو وہ عیاشی کی طرف مائل ہیں۔ یا دین و ملت سے بیگانگی میں کوشاں ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا کے ۱/۴ حصہ پر مسلط ہونے کے باوجود مایۂ تضحیک بنے ہوئے ہیں۔

ان کے مقابلہ میں عیسائی مشن جم کر اجتماعی طور پر تمام دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اسلام کو مٹانے کی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ توفیق کہاں۔ ادھر عیسائی اور آریہ لوگ مسلمانوں کو ختم کر رہے ہیں اُدھر مسلمان خود اپنے دینی بھائیوں کو کافر بنا کر اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔ اگر یہی حالات رہیں۔ تو اسلام رہ کہاں گیا ہے۔ اگر کسی فرقہ کے لوگوں سے پوچھا جائے۔ کہ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے۔ تو وہ بڑے شوق سے جواب دے گا کہ جی دنیا میں تقریباً ساٹھ کروڑ فرزندانِ توحید ہیں۔ حالانکہ ابھی دو منٹ پہلے یہی لوگ مرزائیوں کو کافر۔ وہابیوں کو کافر شیعوں کو کافر۔ اسمٰعیلیوں کو کافر۔ بہائیوں کو کافر۔ اہل قرآن کو کافر۔ اہل حدیث کو کافر۔ دیوبندیوں کو کافر۔ بریلویوں کو کافر خاکساروں کو کافر۔ مودودیوں کو کافر بنا رہے تھے۔ لیکن جب گننے لگے تو خود ہی سب کافروں کو فرزندانِ توحید کہہ دیا۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ مسلمانوں پر دنیا کے کسی بھی حصّہ میں آفت آ جائے جیسے کہ ایک دفعہ سپین اور دوسری دفعہ انڈیا میں ہو چکا ہے۔ تو مسلمانوں کا خون پینے والے لوگ یہ تمیز ہرگز نہیں کریں گے کہ فلاں مرزائی ہے فلاں شیعہ ہے۔ فلاں وہابی ہے۔ یہ مسلمان نہیں کافر ہیں۔ لہٰذا انہیں چھوڑ دو۔ بلکہ جو بھی کلمہ گو ہوگا بلا تمیز تہ تیغ کر دیا جائے گا۔ کیونکہ غیر مسلموں کے نزدیک یہ سب مومن ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان اپنی جڑیں خود کیوں کاٹ رہے ہیں۔ اور کوئی اللہ کا بندہ کب آن کر ان کو جگائے گا۔

(۳) مرزا صاحب مرحوم کے دعوے مہدویت یا مسیحیت کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کوئی واضح کتاب یا رسالہ ہو تو ارسال فرمائیں اور دعوے سے پہلے کی تحریرات یا سوانح عمری ہو تو بہتر ہے تا کہ معلوم ہو۔ کہ انہوں نے یہ دعوے کن حالات کے ماتحت کیا؟ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ احمدی بھائی عام مسلمانوں سے کن کن باتوں میں مختلف ہیں؟ اور کیوں؟

(۴) مجھے جو بات اس جماعت کی سب سے زیادہ پسند آئی۔ وہ ان کی تبلیغی سرگرمیاں ہیں۔ دوسرے باقاعدہ بیت المال کا قیام ہے۔ اور تیسرے اخوت۔ میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے لئے دعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیاب کرے۔ اور کارکنان کو اجرِ عظیم دے۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ عام مسلمان بحیثیت ملّتِ اسلامیہ ان کی ان مساعی میں خلوص دل سے شریک ہو کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیں (۵) میں ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ الفضل اور دیگر رسائل جو دیگر ممالک سے نکلتے ہیں۔ ان کی ایک ایک کاپی بھی بھیجیں۔ مطالعہ میں انشاء اللہ اظہار خیال کر دوں گا۔

حال میں نے سنا ہے کہ احمدی جماعت کے دو فرقے ہیں یہ کیوں؟ اور دوسرے فرقے کو آپ سے کیا کیا اختلافات ہیں۔ اور کیوں؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ھے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدظنی سے بچو اور یقین و عرفان میں ترقی کرنے کی کوشش کرو

"جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے نہ یہ کہ وہ بدظنی میں گرفتار ہو جائے۔ یاد رکھو کہ ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ اور یقین کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان بات بات پر بدظنی کرنے لگے۔ تو دنیا میں ایک دم بھی گزارہ ہونا مشکل ہے۔ انسان پانی پینا چھوڑ دے اس ظن سے کہ شاید اس میں کوئی زہریلا مادہ ملا ہوا ہو بازار کی اشیاء نہ کھا سکے کہ ان میں کوئی خطرناک مضر شے نہ ہو۔ پھر ظن کر کے دنیا میں کس طرح گزارہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو ایک موٹی مثال ہے۔ اسی مثال سے انسان روحانی امور میں فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔۔۔۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہو وہ کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر تم نے مجھے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ میں فی الواقعہ مسیح موعود حَکَم اور عدل ہوں تو میرے حکم اور فعل کے سامنے سارے ہتھیار ڈال دو اور میرے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم حضرت رسول کریمؐ کی پاک باتوں کی عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ تم لوگوں کے لئے رسول اللہ کی شہادت کافی ہے۔ کیونکہ آپ تسلی دیتے ہیں کہ مسیح موعود تمہارا امام ہوگا۔ اور وہ حکم اور عدل ہوگا۔ اگر اس پر بھی تمہاری تسلی نہیں ہوتی تو پھر کیسے ہوگی۔ یہ طریقہ ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ انسان ایمان کا بھی مدعی ہو اور پھر اس کے دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴)

محترم ایاز صاحب مرحوم

(از مکرم سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید)

خاکسار کو محترم ایاز صاحب مرحوم سے پہلی دفعہ ملنے کا موقعہ ۱۹۴۶ء میں ہوا۔ آپ سنگاپور میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے بارہ سال گزار چکے تھے۔ جاپان کی جنگ فتح ہونے پر ہمیں بھی ہمارے سنگاپور لیجایا گیا تھا۔ بندہ جی ٹی پی ورکشاپ میں موٹر میکینک تھا وہاں سپلائی ڈپو سے ہمارا والی بال میچ ہوا۔ اس میچ میں ڈپو کی ٹیم میں ایک احمدی دوست بھی تشریف لائے۔ جن کی گفتگو سن کر خاکسار کو شبہ ہوا کہ یہ احمدی ہیں۔ چنانچہ ایک عیسائی دوست نے بھی توجہ دلائی کہ وہ احمدی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے مصافحہ کرکے پوچھا تو الحمدللہ کی آواز آئی بڑی خوشی ہوئی۔

اتوار کو اس دوست کے ہمراہ ٹیکسی پر دفتر انجمن احمدیہ سنگاپور میں پہنچے جو اونان روڈ پر تقریباً دس میل کے فاصلہ پر تھا۔ مولوی صاحب سے ملاقات کرتے بڑی خوشی ہوئی۔ مولوی صاحب مرحوم ہر اتوار کو فوجی احمدی ملازمین کی ایک میٹنگ بلایا کرتے تھے جس میں تبلیغی پروگرام بنائے جاتے تھے۔ اکثر غیر احمدی فوجی افسر بھی شامل ہو جایا کرتے تھے خاکسار بھی خداوند تعالیٰ کے فضل سے ہر اتوار کو جایا کرتا تھا۔ مولوی صاحب مرحوم یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ

"لوگ تو ضرور احمدی ہو جائیں گے
آپ اس ثواب میں شریک ہو جائیں اور
یہ پمفلٹ لے جائیں اور وقت ملے
پر گاہے بگاہے معتبر اشخاص کی
خدمت میں پیش کر دیا کریں"۔

یہ ٹریکٹ مولوی صاحب مرحوم اپنی نگرانی میں چینی پریس سے شائع کرواتے۔ ہمیں چند فقرے ملایا زبان کے سکھا دیئے تاکہ پمفلٹ دیتے وقت ملائی لوگوں کو تعارف کروا دیا جا سکے۔ بندہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر پمفلٹ تقسیم کیا کرتا تھا ایک مرتبہ کسی اتوار کو غالباً عید تھی۔ ملایا چینی اور ہندوستانی احمدی اکٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے کے بعد ایک پنجابی بھائی نے مولوی صاحب مرحوم کے خطبہ کی اردو میں ترجمانی کی۔ ان کی قربانیوں کے پیش نظر ان کی سوانح عمری شائع کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔ جس کے اخراجات ہم دوستوں نے جمع کرنے تھے۔ اس تجویز کے پیش ہونے پر مولوی صاحب نے ٹھکرا دیا ہو کر ایک درد انگیز تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اس قابل نہیں کہ میری
سوانح عمری لکھی جائے"۔

مرحوم اپنے جو حالات سنایا کرتے تھے۔ ان میں بعض انہی کی زبان سے عرض کرتا ہوں:

"جب میں پہلے سنگاپور آیا تو یہاں کے مسجد کے بڑے مولوی سے تبادلہ خیالات کرنے گیا۔ چند سوالوں کے بعد میں نے دریافت کیا کہ اس زمانے کا مجدد کون ہے تو وہ فرمانے لگے کہ میرے خیال میں وہ ہے جس نے قادیان میں دعویٰ کیا ہے جب میں نے تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے اسی نے ہی مخالفت شروع کی اور پھر مخالفت اس قدر بڑھی کہ بعض موقعوں پر میری جان معجزانہ طور پر بچی۔ مخالفت کا عرصہ طویل ہوتا گیا حتیٰ کہ چھ سال گذر گئے۔ اس عرصہ میں جب میں دوسرے مبلغین کی رپورٹیں پڑھتا کہ انگلینڈ میں اتنے احمدی ہوئے فلاں جگہ اتنے لیکچر ہوئے اور فلاں جگہ اتنی دعوتیں دی گئیں تو میں کلیجہ مسوس کر رہ جاتا کہ میں تو یہاں کچھ بھی نہیں کر سکا۔ آخر یہ حسرت حضور کی دعاؤں سے پوری ہوئی اور ایک دوست احمدی ہو گئے اور آج جبکہ ۱۲ سال ہونے کو آئے کافی تعداد میں احمدی ہو گئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میری کوئی بہادری نہیں"۔

مولوی صاحب مرحوم جن خوبیوں کے مالک تھے وہ تو شمار نہیں کی جا سکتیں۔ لیکن ان کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ جو میری ذات سے تعلق رکھتا ہے عرض کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ میں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو انجمن گیا۔ واپسی پر میں نے ایک چھوٹا سا راستہ اختیار کیا۔ بوجہ عدم علم میں ایسے علاقہ سے گذرا جس میں جانا منع تھا ملٹری پولیس کے ایک انگریز سپاہی نے میرا چالان کر دیا۔ جس کی سزا ۲۸ دن قید تھی۔ اگلے روز اتوار کو میٹنگ میں میں نے مولوی صاحب مرحوم کو واقعہ عرض کر دیا اور دعا کی تحریک کی۔ دعا کے بعد مولوی صاحب مرحوم نے صرف یہ فرمایا۔ سلطان صاحب احتیاط کیا کریں مومن تو ہوشیار ہوتا ہے۔ چند دنوں کے اندر مولوی صاحب کی دعا سے معجزانہ طور پر مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔

جب میں وہیں تھا تو ایک صاحب نے مولوی صاحب مرحوم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ حضور کی خدمت میں لکھیں کہ آپ کو واپس جانے کی اجازت دی جائے ۲۳ سال گذر گئے اور بڑھاپے کو پہنچ گئے یہ تو اب آپ کا حق ہے۔ مرحوم نے ان کو جواب دیا جو ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ فرمانے لگے

"میرا کیا حق ہے کہ میں مانگوں یہ جسم
میرا جسم ہی نہیں۔ یہ جسم یہ تن یہ مال
سب کچھ اپنے آقا کو اللہ تعالیٰ کی خاطر
دے چکا ہوں۔ میرے آقا کو سب کچھ یاد
ہے اور ہر قسم کا احساس ہے وہ جانیں
ان کا کام جانے۔ میرا تو کچھ بھی نہیں"۔

اللہ اللہ کیا جواب ہے؟ اور کیا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

"ایفائے عہد"

خلفائے راشدین کے زمانہ کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۷۹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک بدوی سے قتل ہو گیا اور اس کا مقدمہ قاضی کے سامنے پیش ہوا۔ قتل ثابت تھا۔ اس لئے فیصلہ ہوا کہ اسے قتل کی سزا دی جائے۔ اس نے قاضی کو کہا کہ میرے پاس کچھ یتیموں کا مال پڑا ہوا ہے۔ میں تو بے شک قتل کا سزاوار ہوں۔ مگر میرے مرنے سے وہ یتیم بھی مر جائیں گے۔ میں نے ان کا مال زمین میں ایک مقام پر دفن کیا ہوا ہے۔ اور میرے سوا اس کا کسی کو علم نہیں۔ مجھے تین دن کی اجازت دیجئے تاکہ میں جا کر وہ مال ان یتیموں کے حوالے کر آؤں۔ قاضی نے کہا میں اجازت تو دے دوں مگر تمہارا ضامن کون ہے۔ ہمیں کیا پتہ ہے کہ تم واپس بھی آؤ گے یا نہیں؟ جنگلوں میں جو قومیں بستی ہیں ان کا پتہ لگانا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے قاضی نے ضامن کا مطالبہ کیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور حضرت ابوذر غفاریؓ پر نظر ڈال کر کہا کہ یہ میرے ضامن ہیں۔ قاضی نے ان سے پوچھا کیا آپ اس کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا۔ اور وہ چلا گیا۔ جب تیسرا دن آیا۔ تو عصر کے وقت اس کا انتظار کیا جانے لگا۔ سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے رہتے تھے۔ پون گھنٹہ گذرا۔ مگر وہ نہ آیا۔ جب وقت گذرنے لگا۔ تو حضرت ابوذر غفاریؓ جو ایک مخلص صحابی تھے ان کی جان خطرہ میں دیکھ مسلمانوں میں گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ بہرحال وقت گذرتا جا رہا تھا اور لوگوں میں بے چینی اور اضطراب بڑھتا جا رہا تھا کہ یکدم انہوں نے دور سے گرد اڑتی دیکھی اور انہیں محسوس ہوا کہ ایک شخص بے تحاشا اپنے گھوڑے کو دوڑاتا چلا آ رہا ہے۔ وہ گھوڑا اتنی تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ جب وہ مجلس میں پہنچا تو اس کا گھوڑا گرا۔ اور مر گیا۔ لوگوں نے دیکھا۔ تو وہی بدوی تھا۔ جس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔ اس نے کہا میں یتیموں کا مال دے آیا ہوں اور اب میں حاضر ہوں مجھے بے شک قتل کر دیا جائے۔ اس کی اس وفاداری اور دیانتداری کا اتنا اثر ہوا کہ مقتول کے وارثوں نے کہا کہ ہم اپنا خون اس کو معاف کرتے ہیں"۔

اللہ اللہ! شمع رسالت کے پروانوں نے اخلاق کی ہر نوع کا ایک عظیم الشان نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ایفائے عہد کا یہ سبق آموز واقعہ تاریخ اسلام کے اوراق میں ایک درخشاں ستارہ ہے جس کی روشنی میں تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنی منزل مقصود تک بآسانی پہنچ سکتا ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کا ایک معین وعدہ ہر مخلص احمدی کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ سال رواں کے وعدوں کی مدت ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہی ہے۔ جو مجاہدین ابھی تک اس فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکے انہیں اس مومن بدوی کی طرح سرتوڑ کوشش کرنے کی ضرورت ہے

کہ ان کے لئے ایفائے عہد کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۵۹ء ہے

(ایک واقف زندگی)

مصباح دسترخوان نمبر

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مصباح کا دسترخوان نمبر شائع ہوگا۔ جس میں احمدی مستورات کے لئے بیش بہا علمی و اقتصادی خزانہ پیش کیا جائے گا۔ جس میں ہر قسم کے کھانے کے جو عام طور پر گھروں میں پکتے ہیں اور خاص کھانے اور مٹھائیاں جن پر بہنوں کی عدم واقفیت کی وجہ سے بازار سے خریدنے سے بہت زیادہ خرچ پڑتا ہے۔ شربت۔ چٹنیاں۔ مربے۔ اچار وغیرہ بنانے کی ترکیبیں لکھی جائیں گی۔ تاکہ بہنیں بوقت ضرورت ہر چیز خود تیار کر کے اخراجات کے بار کو ہلکا کریں تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دسترخوان نمبر کے متعلق ہر قسم کی ترکیبات .... جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ ترکیبات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ہے

(مدیرہ مصباح۔ ربوہ)

درخواست دعا

چوہدری غلام حسین صاحب چاہلوی جن کا کاربنکل کا اپریشن منٹگمری میں ہوا تھا۔ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی حالت بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ زخم جو بہت گہرا تھا اب اس کی گہرائی صرف ایک انچ رہ گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کی توجہ اب زیادہ تر کمزوری دور کرنے کی طرف ہے وہ احباب کا دعاؤں کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مشتاق احمد باجوہ)

منقولہ

اندازِ تبلیغ

جماعت اسلامی ہند کے ترجمان سہ روزہ دعوت دہلی میں ایک نوٹ بعنوان "دعوت کا لب و لہجہ" شائع ہوا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے

۱۔ مولانا عبد الماجد دریا بادی نے "بندۂ ما رازِ ما کردی جدا" کے تحت جماعت اسلامی کشمیر کے وفد اور اچاریہ بھاوے کی گفتگو پر تنقید کی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں تک اس گفتگو کے غیر حکیمانہ ہونے کا تعلق ہے۔ مولانا نے صحیح گرفت کی ہے مولانا نے یہ بات بھی صحیح فرمائی ہے کہ غیر مسلموں میں کام کرنے کے لئے بڑے صبر و تحمل، بڑی وسعتِ قلب اور بڑی دانائی کی ضرورت رہتی ہے۔ تقریباً یہی بات تھی جو مولانا ابواللیث صاحب نے بھی اس سلسلے میں فرمائی تھی۔ بلکہ جس کے لئے انہوں نے ادارہ دعوت کو ہدایت بھی کی تھی کہ اس پر اس انداز میں تبصرہ کیا جائے۔ تعمیل ابھی نہیں ہو سکی۔ کہ مولانا دریا بادی کا یہ شکوہ موصول ہو گیا۔ جس کے لئے ہم بہرحال مولانا کے مشکور ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت اسلامی کشمیر "جو ہندوستان کی جماعت اسلامی سے آزاد اور علیحدہ ہے اور جس کا مرکز جماعت اسلامی ہند سے کوئی تعلق نہیں ہے) کے ذمہ داروں نے بھی اس جانب ضرور توجہ کی ہو گی۔ اور اپنے جوشیلے کارکنوں کو ضرور متوجہ کیا ہو گا کہ سے

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

یہ بات ضرور ہے کہ بھاوے جی نے جس انداز میں وہاں قرآن کے حوالے دیئے ہیں۔ اس سے یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ وہ آیات الٰہی کو وحدت ادیان جیسے مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن غلطیوں کی طرف توجہ دلانا ایک علیحدہ بات ہے۔ جو بہرحال ضروری ہے۔ تاہم کسی غیر مسلم کو اس بنیاد پر قرآن سے استدلال کرنے سے روک دینا کہ وہ قرآن پر حامل نہیں ہے۔ اصولاً صحیح نہیں ہو گا۔ اس کے ساتھ ایک داعی کے لئے اسبابِ کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کا رویہ اور لب و لہجہ انتہائی نرم اور شریفانہ ہونا چاہیئے بالخصوص ایسے اشخاص و افراد سے بات چیت کے وقت جن کو ملک میں پیشوائی کا مقام حاصل ہو۔۔ نیز جو بہرحال اپنے تصورات میں روحانی اقتدار کی ناقدر اہمیت محسوس کرنے میں ہم سے قریب ہوں۔"

(دعوت دہلی ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۹ء)

جوش کے بعد ہوش

مندرجہ بالا نوٹ پر جماعت احمدیہ بھارت کے ترجمان اخبار بدر قادیان نے جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

ماہ جولائی میں بھومیدان تحریک کے بانی اچاریہ ونوبا بھاوے اپنے پیدل دورہ پر جب بمقام سید پور (کشمیر) وارد ہوئے تو جماعت اسلامی کشمیر کا ایک وفد موصوف کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اس موقعہ پر وفد نے جس قسم کے غیر اسلامی اخلاق کا نمونہ پیش کیا۔ اس کا تفصیلی جائزہ بدر کی گذشتہ اشاعتوں میں لیا جا چکا ہے۔ قائد وفد کی طرف سے اخبار "دعوت دہلی" میں ملاقات کی جو تفصیلی رپورٹ شائع کی گئی تھی جس کی صحت کے متعلق ان کا دعوٰی تھا کہ

"الفاظ کے لحاظ سے بھاوے
جی کے فرمائے ہوئے الفاظ
اور ان میں ضرور فرق ہو گا۔ مگر
مطلب کے لحاظ سے فرق
نہیں ہے"۔ (دعوت ۲۸؍۸؍۵۹)

اس رپورٹ میں وفد کی ملاقات کے بارہ میں اچاریہ جی نے جن الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا وہ بھی خاص طور پر قابل غور ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ونوبا بھاوے جی نے اسی روز پانچ بجے شام اپنی تقریر میں کہا:۔

"ملنے والوں میں کچھ بھائی آئے
جنہوں نے بغیر کسی جھجک کے اپنے
دل کی بات میرے سامنے رکھی۔
میں بہت خوش ہوا۔ کہ انہوں نے
بغیر کسی دعوت اور ڈر کے اپنی بات
کہہ دی اگرچہ اس میں تیزی تھی
دل میں جوش ہونا چاہیئے
اور دماغ میں ہوش اور
دماغ میں جوش آ گیا تو پھر
بات خراب ہو جاتی ہے۔ پھر
بھی میں بہت خوش ہوں"۔
(دعوت دہلی ۲۸؍۸؍۵۹)

اس قسم کے جوش کا اظہار کچھ کشمیری وفد [...]ری پر موقوف نہیں رہا۔ بلکہ جماعت اسلامی ہند کے آرگن "دعوت دہلی" نے اس سلسلہ میں یکے بعد دیگرے دو تائیدی نوٹ لکھے اور وفد کے موقف کی تائید کرتے ہوئے دوسری بار تو صاف لفظوں میں اس بات کا اظہار کیا کہ ونوبا جی کو آیات قرآنیہ کی تشریح و تفسیر کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ اور کہ یہ حق تو ہم خود اپنے لئے محفوظ کرنا چاہتے ہیں!! اور جب بھومی دان تحریک کے اخبار نے اس "جملہ حقوق بحق جماعت اسلامی محفوظ" رکھے جانے کا نوٹس لیا تو اسی اخبار میں جماعت اسلامی کے ایک جوشیلے مضمون نگار کا دو قسطوں میں اسی قسم کا چُست مضمون شائع ہوا۔ جس میں وفد کے جواب کو درست قرار دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور ہر چند کہ دیگر مختلف اخبارات میں جماعت اسلامی کے اس غیر اسلامی موقف کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور اسے تبلیغ اسلام کے لئے غیر مفید قرار دیتے ہوئے اس کا سخت نوٹس لیا گیا۔ تاہم جس جوش بلا ہوش کا اظہار کشمیری وفد نے ونوبا جی کے سامنے کیا اس کا مظاہرہ جماعت کے آرگن اور دیگر اراکین نے بھی کیا ــــ مگر خدا بھلا کرے مولانا عبد الماجد دریا بادی کا جن کی "گرفت" کم سے کم اخبار دعوت کو ہوش میں لانے یا ہوش کے اظہار کا موجب بن گئی۔ اور اس بارہ میں اخبار دعوت کا لب و لہجہ ہی بدل گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ دو اڑھائی ماہ گذر جانے کے بعد جس بات کی طرف رجوع کیا ابتداء ہی میں اس پر سر تسلیم خم کر دیتے اور

آنچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابیٔ بسیار

کے مصداق بننے سے بھی بچ جاتے!!

جماعت اسلامی کے اس کردار پر ہمیں بڑا ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف اس جماعت کا ادعا اسلامی تعلیمات کے "داعی" ہونے کا ہے۔ دوسری طرف دعوت اسلام کے لئے اس کے علم و عمل کا یہ حال ہے کہ ان ابتدائی اوصاف سے بھی بے نصیب ہیں جن سے ایک داعی حق کا متصف ہونا ضروری ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ کوئی دقیق مسئلہ بھی نہ تھا۔ بلکہ قرآن کریم کی متعدد آیات اور انبیاء سابقین کے حالات اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یہ بات ایسی واضح اور عیاں ہے کہ کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔

البتہ ایک بات اور ہے اور شاید اس کی بناء پر جماعت اسلامی کے اراکین سے یہ حرکات سرزد ہوئیں اور وہ ہے جماعت کے دماغ [کا] مخصوص انداز تربیت!

جب اس جماعت کے موسس مولانا مودودی صاحب نے ابتداء ہی سے ان کے سامنے یہ نظریہ رکھا کہ:۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے
واعظین (پریچرز) مبشرین
مشنریز کی جماعت نہیں ہے
بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت
ہے"۔ (تفہیمات ص۴)

تو کسی کو کیا پڑی ہے کہ مبلغین حق کے اسوۂ حسنہ کی جستجو کرتا پھرے۔ اور صبر و تحمل کی خار دار وادیوں میں طرح طرح کے شدائد و مشکلات کا تختۂ مشق بنتا رہے۔ لیکن بقول مولانا صاحب موصوف اسے تو اقتدار کی کرسی پر قبضہ کرنے کی ضرورت ہے اس صورت میں اس کی جدوجہد کا مرکز سیاسی اقتدار قرار پاتا ہے نہ کہ تبلیغ۔ پس اس سے تبلیغی جماعت کے کردار کی توقع بھی فضول ہے۔ اور شاید اسی قسم کی سرگرمیوں کے باعث وزیر اعظم پنڈت نہرو کو بھی جماعت اسلامی کے متعلق کہنا پڑا کہ یہ جماعت فرقہ پرست اور تنگ نظر جماعت ہے۔

بہرحال ہمیں ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں جماعت اسلامی جانے اور اس کا کام ہمیں تو اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت اسلامی کے آرگن اور اس کے بعض ذمہ دار افراد نے اپنے سابقہ نظریہ سے رجوع کر لیا ہے کہ کسی غیر مسلم کو قرآن کریم کے استعمال کرنے کا ویسا ہی حق ہے جیسا انہیں۔ چنانچہ اخبار دعوت کے حالیہ نوٹ میں انہیں باتوں کا اعادہ کیا گیا ہے جن کی طرف ہم نے انہیں ابتداء ہی میں متوجہ کیا تھا۔ اور بالوضاحت اس بات پر روشنی ڈالی تھی کہ اگر جماعت اسلامی دنیا میں اسلامی تعلیم کی تبلیغ کی خواہش رکھتی ہے۔ تو اسے وہ طریق بھی اپنانا چاہیئے جو سننے والے کو متاثر کرے اور اسلام سے اُس کا اُنس بڑھے اور ہر اس طریق سے اجتناب کرے جو اسلام سے دور لے جانے اور نفرت دلانے والا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ہمیشہ اپنے لئے مشعل راہ کے طور پر بنائیں جس میں حضورؐ نے تلقین فرمائی کہ:۔

البشروا ولا تنفروا
یسروا ولا تعسروا

اے لوگو! تم لوگوں کے سامنے اسلام کو اچھے انداز میں پیش کرو۔ انہیں نفرت دلانے کے طریق سے پرہیز کرو ان کے لئے آسانی کی صورت پیدا کرو۔ مشکلات کی صورت نہ نکالو!!

پس یہ خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ اخبار دعوت دہلی نے اپنی اس واضح غلطی کا اقرار کر لیا اور ان تمام باتوں سے رجوع کر لیا۔ جن پر محض ہٹ دھرمی کی وجہ سے بڑا اصرار تھا۔ اور ایک لمبے عرصہ تک ونوبا جی کے معاملہ میں جوش دکھانے کے بعد اب کچھ

نتیجہ قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر

قسط ۲

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کو قیادت تعلیم انصار اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام قرآن کریم پارہ دوم نصف آخر کے ترجمہ کا اراکین انصار اللہ سے امتحان لیا گیا تھا۔ اس کی ایک قسط پہلے مورخہ ۲۴/۹/۵۹ کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ دوسری اور آخری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ قیادت تعلیم کامیاب ہونے والے اصحاب کو مبارکباد عرض کرتی ہے۔

اس امتحان میں مکرم جناب شاہ محمد صاحب شاہد مغلپورہ لاہور ۷۵/۷۵ نمبر حاصل کر کے اول آئے ہیں اور محترم بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر محلہ دار النصر ربوہ اور محترم ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب کنری سندھ دونوں ۶۵/۷۵ نمبر حاصل کر کے دوم رہے ہیں۔ بارک اللہ لہم۔

ذیل کی فہرست میں بعض احباب کے نام نہیں ہیں۔ افسوس کہ وہ پاس نہیں ہو سکے

جماعت احمدیہ کراچی

حلقہ ناظم آباد

محمد شفیع خان نجیب آبادی صاحب ۶۱/۷۵
شیخ بہادر علی صاحب ۳۸
نیاز احمد صاحب ۲۸
محمد حمید احمد صاحب ۴۱
حاجی عبد الکریم صاحب ۶۴
سردار عطاء اللہ صاحب ۵۶
چوہدری شریف احمد صاحب ۲۹
اے۔ کے۔ ضیا صاحب ۲۵
محمد یوسف صاحب ۴۸
ملک عبد الرحمن خادم صاحب ۳۱
میاں احمد گل صاحب پراچہ ۳۴
سلطان محمود احمد صاحب ۴۴
نور الدین صاحب ۲۹

حلقہ مارٹن روڈ

چوہدری عبد الحق صاحب ڈاک ۳۸

حلقہ مارننگ سائیڈ سوسائٹی

چوہدری احمد مختار صاحب ۴۵

حلقہ صدر

حکیم عبد العزیز صاحب ۲۵
محمد رفیق صاحب ۲۵
قریشی نور احمد صاحب ۴۴
صوفی عبد الرحمن صاحب ۴۱
یوسف خان صاحب ۵۰
پیر عبد الحی صاحب ۴۲
محمد عبد اللہ صاحب مہر ۳۹
محمد یوسف صاحب ۳۴
فتح محمد صاحب شرما ۵۰
چوہدری ظفر الحسن صاحب ۵۹

حلقہ فیڈرل ایریا

غلام رسول صاحب ۲۷
رشید احمد صاحب بٹ ۲۵

فضل الرحمان صاحب ۳۸
حکیم شیخ رحمت اللہ صاحب ۲۵

حلقہ سعید منزل

شیخ خلیل الرحمان صاحب ۴۳
چوہدری احمد جان صاحب ۵۲

حلقہ جیونی

ماسٹر امین الدین صاحب عباسی ۳۰
رفیع الزمان خان صاحب ۵۹
عبد الحی صاحب بٹ ۳۵
چوہدری نذیر احمد صاحب ۵۳

حلقہ جیکب لائن

میراں اللہ صاحب ۴۷
صوفی عبد الحکیم صاحب ۴۸
ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ۳۷
شیخ رحمت اللہ صاحب۔ پنشنر ۴۵

حلقہ لارنس روڈ

مرزا عبد الرحمن صاحب ۴۶

حلقہ مارٹن روڈ

محمد ابراہیم صاحب ۳۵

حلقہ رام سوامی

حبیب احمد صاحب ملک ۵۰
چوہدری عزیز اللہ صاحب ۳۶
شیخ خادم حسین صاحب ۴۶

چوکنانوالی

احمد الدین صاحب ۴۱

آئینہ کرم پور

حکیم عبد الرحمن صاحب ۴۵
مولوی بشیر محمد صاحب ۳۸

محمد آباد فارم

چوہدری عبد الرحمان صاحب ۳۸

شکار پور

حکیم سید عبد الہادی صاحب ۴۴

خانیوال

محمد عبد اللہ صاحب بان مرچنٹ ۴۶

چک ۲۷ ج۔ب لائل پور

ماسٹر جلال الدین صاحب ۳۵

چک ۶۹ R.B گھسیٹ پور

رحمت اللہ صاحب ۴۰
محمد خورشید احمد صاحب ۵۰

عارف والا

چراغ الدین صاحب ۴۰

مدرسہ چٹھہ

ماسٹر غلام محمد صاحب ۴۳
مولوی علی محمد صاحب ۴۴

مغلپورہ لاہور

چوہدری ہدایت محمد صاحب ۶۴
شاہ محمد صاحب شاہد ۷۵

گوبیکی

پیر محمد عبد اللہ صاحب ۴۷
پیرزادہ محمد اکبر صاحب ۳۵
پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال ۳۸

ننکانہ صاحب

حافظ قاری فتح محمد صاحب ۴۷
اللہ داد خاں صاحب زعیم ۳۶

باندھی سندھ

غلام حیدر خاں صاحب ۵۶

چک ۱۱۷ چھور

محمد ابراہیم صاحب ۶۲
غلام محمد احمد صاحب ۴۶
محمد علی ہاشمی صاحب ۳۶

ڈگری

حکیم فتح محمد صاحب زعیم ۴۲

چک ۲۷ الف چیلو

صوفی غلام محمد صاحب زعیم ۴۱

رائیونڈ ضلع لاہور

محمد منیر چغتائی صاحب ۴۰
غلام محمد صاحب ۴۰
محمد انور صاحب ۲۶
فضل الرحمان صاحب ۳۱

صوفی احمد دین صاحب ۳۰

شادی خان ضلع اٹک

ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب ۴۱

آئینہ کرم پور

سید لال شاہ صاحب ۲۵

مردان

سید محمود احمد صاحب ۳۳
عبد الرحمان صاحب ۶۲
ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب ۳۲

گھوگھیاٹ

حافظ سید بشیر احمد صاحب ۵۴
سردار محمد صاحب ۴۱
محمد اسلم صاحب شاد ۴۵
افتخار احمد صاحب ۵۵
قاضی کامل دین صاحب ۴۷
ملک محمد احمد صاحب ۴۹

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

ملک سراج دین صاحب ۵۰
محمد امین صاحب ۵۲

میانوالی رکھانہ والی

ماسٹر محمد شریف صاحب ۵۳

ڈسکہ

غلام حسین صاحب ۲۵
محمد فرید احمد صاحب ۳۷
ملک غلام نبی صاحب ۵۵
محمد ابراہیم صاحب عابد ۴۸

نوشہرہ چھاؤنی

مرزا غلام حیدر صاحب وکیل ۵۰
لطیف احمد صاحب ہاشمی ۴۱
عبد الرحمان خان صاحب ۶۰
عطاء اللہ خان صاحب ۵۶

فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ

رحمت علی صاحب ۴۷

ملتان شہر

غلام رسول صاحب ۵۰

حافظ آباد

غلام احمد صاحب زعیم ۴۹
غلام محمد عبد صاحب ۵۱

شیخوپورہ

مرزا جان عالم بیگ صاحب ۴۴
مبارک احمد صاحب عقیل ۴۸
حکیم مرغوب اللہ صاحب ۴۲
گلزار محمد صاحب ۴۵
نادر علی صاحب ۴۶
نواب دین صاحب ۴۸
علی مبشر صاحب ۲۵

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بنیادی جمہوریتوں کے آرڈیننس کا مکمل متن (۳)

قسط ۳

ہر لوکل کونسل اپنا سالانہ بجٹ تیار اور منظور کرے گی نگران عہدہ دار کے سامنے پیش کرنے کے لئے حسابات کا سالانہ گوشوارہ تیار کیا جائیگا۔ حسابات کا یہ سالانہ گوشوارہ اور اس کے ساتھ پیش کئے جانے والے دیگر گوشوارے دفتر میں ایک نمایاں مقام پر چسپاں کئے جائیں گے۔ تاکہ عوام انہیں دیکھ سکیں اور ان حسابات کے بارے میں تمام اعتراضات اور تجاویز پر لوکل کونسل غور کریگی۔ اور حسابات کی جانچ کرنے والی اتھارٹی کے سامنے لائے گی۔ ہر لوکل کونسل کے حسابات کی جانچ مقررہ طریقہ سے کی جائیگی اور حسابات کی جانچ کے لئے عہدہ دار بھی مقرر کیا جائیگا۔

ترقیاتی منصوبے

اگر کونسل چاہے اور حکومت اس سے کہے تو وہ مقررہ مدت کے لئے اور مقررہ طریقے سے ترقیاتی منصوبے تیار کرے گی۔ اور انہیں عملی جامہ پہنائے گی ان منصوبوں کے لئے مقرر کردہ اتھارٹی کی اجازت ضروری ہوگی۔ اور ان میں حسب ذیل کا انتظام ہوگا (الف) لوکل کونسل صراحت کردہ کام یا کاموں کا فروغ اس کی اصلاح اور ترقی (ب) وہ طریقہ جس سے منصوبہ کی سرمایہ کاری ہو اسے عملی جامہ پہنایا جائے اور اس کی نگرانی کی جائے (ج) وہ ادارہ جس کے ذریعہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

لوکل ٹیکس

مشرقی پاکستان میں کسی ضلع کی اس تمام اراضی پر جس پر لگان تشخیص ہوتا ہے۔ اور مغربی پاکستان میں کسی ضلع کی اس تمام اراضی پر جس پر مالگزاری سے وہ تناسب ہوگا۔ جو حکومت وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔ البتہ لوکل ریٹ لگان یا مالگزاری کے پچاس فیصدی سے زیادہ ہوگا۔

لوکل ریٹ دیہات کے وہ ریونیو اہلکار جو لگان یا مالگزاری وصول کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لگان یا مالگزاری کے ساتھ وصول کریں گے۔ اور اس کی رقم ضلع کونسل اور ضلع کی یونین کونسلوں کے لوکل فنڈ میں اس تناسب سے جمع کی جائے گی۔ جو حکومت وقتاً فوقتاً معین کرے۔

ضلع کونسل حکومت کی منظوری پہلے سے لے کر اور اس یونین کونسل کمشنر کی منظوری پہلے سے لے کر معینہ طریقہ پر آرڈر میں تصریح کردہ ایک یا تمام ٹیکس لوکل محصول چنگی اور فیس عائد کر سکتی ہے۔

ٹیکس کی جدول

وہ ٹیکس (لوکل ریٹ)۔ محصول اور فیس جو ضلع اور یونین کونسلیں عائد کر سکتی ہیں درج ذیل ہیں (۱) عمارتوں اور زمینوں کی سالانہ قیمت پر ٹیکس (۲) ان زمینوں پر ٹیکس جن پر مقامی ٹیکس نہیں لیا جاتا (۳) غیر منقولہ املاک کی منتقلی پر ٹیکس (۴) کسی لوکل ایریا میں خرچ استعمال یا فروخت کے لئے سامان کی درآمد پر ٹیکس (۵) کسی لوکل ایریا سے سامان کی برآمد پر ٹیکس (۶) پیشوں۔ تجارتوں اور کاروباروں پر ٹیکس (۸) پیدائشوں۔ شادیوں اور دعوتوں پر ٹیکس (۹) اشتہارات پر ٹیکس (۱۰) سینماؤں ڈراما اور تھیٹر شو اور دیگر تفریحات پر ٹیکس (۱۱) جانوروں پر ٹیکس (۱۲) گاڑیوں (بہ استثنا موٹر گاڑیاں) پر ٹیکس جن میں ہاتھ اور جانوروں سے چلنے والی گاڑیاں۔ بائیسکلیں اور ہر قسم کی کشتیاں بھی شامل ہیں (۱۳) سڑکوں اور پلوں اور گھاٹوں پر چنگیاں (۱۴) روشنی کا ریٹ (۱۵) گندے پانی کی نکاسی کا ریٹ (۱۶) دیہاتی پولیس کی تنخواہ کے لئے ریٹ (۱۷) مفاد عامہ کی تعمیرات کے لئے ریٹ (۱۸) محکمہ نگرانی کا ریٹ (۱۹) واٹر ورکس بنانے یا آب رسانی کا ریٹ (۲۰) عمارتوں کی تعمیر اور دوبارہ تعمیر کے لئے درخواستوں پر فیس (۲۱) لوکل کونسل کے قائم کردہ یا اس کے زیر نگہداشت سکولوں کے سلسلہ میں سکول فیس (۲۲) مقامی کونسل کے زیر نگہداشت مفاد عامہ کی تعمیرات سے حاصل ہونے والی سہولتوں سے کام لینے کی فیس (۲۳) میلوں زراعتی نمائشوں، صنعتی نمائشوں، ٹورنامنٹ اور دیگر عام اجتماعات پر فیس (۲۴) بازاروں کے لئے فیس (۲۵) لوکل کونسل کے منظور کردہ لائسنسوں، اجازت ناموں اور پرمٹوں کے لئے فیس (۲۶) لوکل کونسل کی جانب سے کی جانے والی خاص خدمات کے لئے فیس (۲۷) جانوروں کے ذبیحہ کی فیس (۲۸) کوئی اور ٹیکس جسے حکومت قانوناً عائد کرنے کا اختیار رکھتی ہو۔ (۲۹) متعلقہ مقامی علاقوں کے باشندوں کے لئے مفاد عامہ کی کسی عمارت کی تعمیر کے واسطے بالغ مردوں پر خصوصی اجتماعی ٹیکس تاوقتیکہ متعلقہ مقامی کونسل کسی شخص کو رضاکارانہ خدمت کے عوض مستثنیٰ نہ قرار دے۔

کسی ڈویژن تھانہ یا تحصیل کونسل کو یہ اختیار حاصل نہ ہوگا۔ کہ وہ کوئی ٹیکس۔ شرح چنگی یا فیس عائد کرے ان کونسلوں کے اخراجات حکومت برداشت کریگی حکومت نمونہ کی ٹیکس جدول تیار کر سکتی ہے اور جہاں ایسی جدولیں تیار ہو چکی ہوں۔ وہاں ضلع اور یونین کونسلوں کو ان جدولوں سے ٹیکس شرح چنگی یا فیس عائد کرنے میں ہدایت ملے گی۔

یونین کونسلوں کے فرائض

یونین کونسلوں کے فرائض کی پوری فہرست (۱) پبلک راستوں اور سکولوں کی فراہمی اور دیکھ بھال وغیرہ (۲) پبلک مقامات کھلی جگہوں۔ باغات اور کھیل کے میدانوں کی فراہمی اور دیکھ بھال (۳) پبلک سکولوں۔ مقامات اور راستوں پر روشنی (۴) درخت لگانا اور خصوصاً پبلک راستوں اور مقامات پر درخت لگانا۔ (۵) شاملات مرگھٹوں اور قبرستانوں۔ جلسہ گاہوں وغیرہ کا نظم ونسق اور نگہداشت (۶) مسافروں کے لئے جگہ کی فراہمی اور دیکھ بھال (۷) پبلک راستوں پر سڑکوں اور مقامات پر ناخوشگوار حرکتوں کا انسداد (۸) یونین کی صفائی و نگرانی کے لئے انتظامات (۹) کھاد اور سڑکوں کی صفائی کو ٹھکانے لگانا اور جمع کرنا (۱۰) مجرمانہ اور خطرناک تجارت کا انسداد (۱۱) مردہ جانوروں کے جسموں کو ٹھکانے لگانا کو باقاعدہ بنانا (۱۲) ذبیحہ کو باضابطہ بنانا (۱۳) یونین میں عمارتوں کی تعمیر۔ از سر نو تعمیر کا انتظام (۱۴) خطرناک عمارتوں وغیرہ کی تبدیلیاں (۱۵) کنوؤں۔ پانی کے پمپوں۔ تالابوں وغیرہ کی فراہمی و دیکھ بھال (۱۶) فراہمی آب کے ذرائع کو گندہ ہونے سے بچانا (۱۷) جو تالاب کنوئیں وغیرہ صحت عامہ کے لئے خطرناک معلوم ہوں ان کے استعمال کو ممنوع قرار دینا (۱۸) کنوؤں تالابوں یا ان ذرائع آب یا ان کے قریب جو پینے کے پانی کے لئے مخصوص ہوں مویشیوں کو پانی پلانے۔ نہلانے اور غسل کرانے کی باضابطگی یا ممانعت (۱۹) تالابوں یا دیگر ذرائع آب میں یا ان کے قریب سن۔ پٹ سن اور دیگر پودوں کا فساد لگانے کی باضابطگی یا ممانعت (۲۰) سکونتی علاقوں میں کھاروں کی رنگائی یا ان کی رباعت کی باضابطگی یا ممانعت (۲۱) سکونتی علاقوں میں مٹی پتھر یا دوسری اشیاء کی کھدائی کی باضابطگی یا ممانعت (۲۲) سکونتی علاقوں میں اینٹوں کے بھٹے مٹی کے برتنوں کے بنر دوسرے بھٹے تعمیر کرنے کی باضابطگی یا ممانعت (۲۳) پیدائش اور اموات کے رجسٹریشن اور دیگر اہم اعداد وشمار جو معین کئے جائیں فراہم رکھنا۔ (۲۴) مویشی اور دیگر جانوروں کی فروخت کا رضاکارانہ رجسٹریشن (۲۵) شو اور میلے کرانا (۲۶) آتشزدگی۔ سیلاب۔ ژالہ باری زلزلہ اور دیگر سماوی آفات کی صورت میں امدادی تدابیر کا انتظام (۲۸) بیواؤں۔ یتیموں ناداروں اور مصیبت زدہ اشخاص کے لئے امداد (۲۹) پبلک کھیلوں اور سپورٹس کی ترقی (۳۰) زرعی صنعتی اور اجتماعی ترقی۔ تحریک امداد باہمی۔ دیہی صنعت۔ جنگلات، مویشی اور ماہی پروری کی حوصلہ افزائی اور ترقی (۳۱) غذائی پیداوار کے اضافہ کے لئے تدابیر (۳۲) لائبریریوں اور دارالمطالعہ کا اہتمام (۳۳)، (۳۴) . . . .

یونین کونسل کی ایسی سرگرمیوں میں مصروف دیگر اداروں سے تعاون (۳۵) ضلع کونسل کی زیر ہدایت تعلیم کی ترقی میں امداد (۳۶) دیگر تدابیر جن سے یونین کے باشندوں کی بہبودی صحت۔ تحفظ۔ سہولت اور آسائش میں ترقی کا امکان ہو۔ (باقی)

کراچی میں ۴۸۱ قیدیوں کی رہائی

کراچی ۲۹ اکتوبر کراچی سینٹرل جیل سے یوم انقلاب پر چارسو اکاسی قیدیوں کو رہا کیا گیا۔ پانچ اشخاص کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔

گندم میں آلو ملا کر روٹی پکانے کا تجربہ

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ پاکستان میں آلو کی کاشت کو مقبول بنانے کے لئے وزیر خوراک نے حکم دیا ہے کہ روٹی بنانے میں آٹے کے ساتھ آلو ملانے کے تجربات کئے جائیں۔ اس امر کا انکشاف وزیر خوراک نے آج اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں کیا۔ نئی قسم کی روٹی کے تجربات مغربی پاکستان میں کئے جائیں گے۔ اور اس طرح جو روٹی تیار ہوگی۔ مغربی پاکستان میں روٹی کے راشن میں تقسیم کی جائے گی۔ وزیر خوراک نے توقع ظاہر کی ہے کہ آلو کے روٹی میں استعمال سے گندم کا استعمال کم ہو جائے گا۔ اور عوام کے کھانوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی پالیسی پر عملدرآمد کی طرف یہ ایک اور قدم ہوگا

آٹھ ماہ تک اکتیس ہزار کنبوں کے لئے مکانات مکمل ہو جائیں گے

صوبہ کے سات شہروں میں تعمیر مکانات کی نو سکیموں پر عملدرآمد کا پروگرام

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ جلد ہی مغربی پاکستان کے سات شہروں میں مکانات کی تعمیر کی نو سکیموں کے مجوزہ پروگرام کی تکمیل کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ تاکہ مہاجرین کے تقریباً اکتیس ہزار کنبوں کو اطمینان بخش طریقے پر بسایا جا سکے۔ جن کے پاس اس وقت کوئی مکان نہیں یا جو گندے علاقوں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

متذکرہ انکشاف کل مسٹر ایم۔ ڈبلیو عباسی نے کیا۔ آپ نے کہا صوبائی حکومت کو حال ہی میں مرکزی حکومت سے ایک کروڑ بہتر لاکھ روپیہ کی گرانٹ ملی ہے تاکہ وہ ان سکیموں کو موجودہ مالی سال میں پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ آپ نے کہا یہ ساری سکیمیں جون ۱۹۶۰ء تک مکمل ہو جائیں گی۔ اس کے بعد کچھ اور سکیموں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

مسٹر عباسی نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے لئے بھی ترقیات کا پروگرام تیار کر لیا گیا ہے جس کے مطابق راولپنڈی۔ گوجرانوالہ۔ خیرپور۔ سکھر۔ لائلپور اور بہاولپور جیسے بارہ شہروں میں تیرہ ہزار آٹھ سو چھ ہزار کنبوں کے لئے مکانات فراہم کئے جائیں گے۔ اس پروگرام پر دو کروڑ اڑسٹھ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔

عبوری پروگرام کے مطابق جن سکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ وہ یا تو نئے مضافاتی قصبوں کی تعمیر سے تعلق رکھتی ہیں یا ان کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ مضافاتی قصبوں میں توسیع کر دی جائے۔ ان سکیموں کے مطابق جو کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے ان کی تعداد زیادہ نہیں البتہ ان میں بے گھر لوگوں کے لئے قطعات اراضی فراہم کئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے لئے مکانات تعمیر کر سکیں۔ اگرچہ قطعات فراہم کرنے میں ترجیح ان مہاجروں کو دی جائے گی جنہوں نے گندے علاقوں میں ناجائز جھونپڑیاں تعمیر کر رکھی ہیں۔ تاہم ایسے مقامیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا جن کے حالات قریب قریب انہی مہاجروں جیسے ہیں۔

کولمبو منصوبے کے لئے دس لاکھ روپیہ

جکارتا ۳۰ اکتوبر۔ کل کولمبو کانفرنس میں نیوزی لینڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ وہ اگلے مالی سال میں کولمبو منصوبے کے ملکوں کے لئے دس لاکھ پونڈ کی امداد دے گا۔ نیوزی لینڈ کے نمائندہ نے کہا کہ نیوزی لینڈ گذشتہ نو سال میں اس امداد پر نو لاکھ پندرہ ہزار پونڈ خرچ کر چکا ہے۔

دریں اثنا کانفرنس کے سیکرٹریٹ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ منصوبہ کی سالانہ رپورٹ کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی نے امداد دینے والے اور امداد پانے والے ملکوں کی رفتار ترقی پر بحث جاری رکھی۔ یہ کمیٹی آسٹریلیا، برما، کینیڈا، لنکا، بھارت، انڈونیشیا، نیوزی لینڈ، پاکستان، امریکہ اور برطانیہ کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔

امریکی راکٹ کامیاب رہا

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ کل رات امریکی ہوائی فوج نے کیپ کناویرل (فلوریڈا) سے محفوظ قسم کے درمیانے درجے کا ایک راکٹ اپنے ہدف کی جانب پھینکا جو کیپ کناویرل سے پندرہ سو میل دور تھا۔ امریکی سائنس دان اٹلس قسم کے میزائل اور "محفوظ" قسم کے راکٹ چلانے کا ایک وسیع پروگرام بنا چکے ہیں۔ اٹلس قسم کا پہلا میزائل چھ اکتوبر کو کیپ کناویرل سے چھوڑا گیا تھا۔

ہوائی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کل رات جو راکٹ پھینکا گیا تھا وہ کامیاب رہا اور منزل مقصود پر پہنچ چکا ہے۔

بنارس کی مسجد برقرار رکھی جائے گی

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق بھارتی حکومت نے بنارس کی اس مسجد کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جسے مندر میں تبدیل کرنے کے لئے ہندو مہاسبھا نے ایجی ٹیشن شروع کر رکھی تھی۔ یہ مسجد اورنگ زیب عالمگیر نے سترھویں صدی میں تعمیر کی تھی۔

اصلاحی کمیٹیاں توڑ دینے کا فیصلہ

مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر شریف خان کا اعلان

لاہور ۳۰ اکتوبر:۔ مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر شریف خان نے کل صبح بتایا کہ صوبہ کے تمام شہری و دیہاتی علاقوں میں قائم کردہ تمام اصلاحی کمیٹیاں توڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اس فیصلہ کے مطابق ضلع راولپنڈی کی تمام اصلاحی کمیٹیاں توڑی جا چکی ہیں۔ اور باقی علاقوں کی کمیٹیاں آئندہ چند دنوں میں ختم کر دی جائیں گی۔

مسٹر شریف خان نے کہا کہ صوبائی حکومت نے صوبہ کے تمام علاقوں میں اصلاحی کمیٹیاں قائم کرنے کی منظوری محکمہ پولیس کی سفارش کے پیش نظر دی تھی اور اب ہم نے خود ہی یہ سفارش کی ہے کہ ان کمیٹیوں کو بلا تاخیر توڑنے کی اجازت دی جائے۔

انسپکٹر جنرل پولیس نے بتایا کہ اصلاحی کمیٹیاں توڑنے کا فیصلہ لوگوں کی اس مضمون کی شکایتوں کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ بیشتر علاقوں کے ناپسندیدہ افراد مقامی پولیس کے اہلکاروں کے تعاون سے ان کمیٹیوں پر قبضہ کر کے معتبر بن بیٹھے ہیں۔ اور اس طرح ان کمیٹیوں کے قیام کا مقصد ہی فوت ہو گیا ہے۔

پولیس کے اعلیٰ حکام کی ہدایت کے مطابق بنیادوں نے چند ماہ قبل لاہور اور صوبہ کے دوسرے شہری اور دیہاتی علاقوں میں اصلاحی کمیٹیوں کے قیام کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ یہ کمیٹیاں اپنے علاقوں میں غنڈہ گردی اور دوسری سماج دشمن سرگرمیوں کے سدباب کے لئے متعلقہ حکام کا تعاون حاصل کریں۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد ایسی شکایتیں عام ہو گئیں کہ بعض ناپسندیدہ عناصر ان کمیٹیوں کی آڑ لے کر معتبر بن بیٹھے ہیں۔

مسٹر شریف خاں نے بتایا کہ صوبہ کے تمام شہری اور دیہاتی علاقوں میں پولیس کے اہلکاروں اور عوام کے باہمی تعلقات بہتر کرنے کے لئے ایک مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پولیس کے ماتحت اہلکار اپنے رویہ میں اصلاح کر کے عوام پر حکمرانی کرنے کی بجائے ان کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں۔ جو اہلکار اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی اصلاح نہیں کریں گے ان کے خلاف سخت انضباطی کارروائی کی جائے گی۔

مسٹر شریف خاں نے اس اصلاحی مہم کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ میں نے شہریوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کے مقصد کے پیش نظر کچھ عرصہ قبل متعلقہ قانون میں اس مضمون کی ترمیم کرائی تھی کہ آئندہ عادی مجرموں کے سوا کسی شخص کو سر بازار ہتھکڑی لگا کر بے عزت نہیں کیا جائیگا۔ اگر کوئی شخص کسی اشتعال کی بنا پر پہلی مرتبہ کوئی جرم کریگا۔ تو اسے ہتھکڑی کے بغیر تھانے پہنچنے کی ہدایت کی جائے گی۔ البتہ ایسے مجرموں کو ہتھکڑی ضرور لگائی جائے گی۔ جن کے فرار ہونے کا اندیشہ ہو۔

مسٹر شریف خاں نے بتایا کہ اس اصلاحی مہم کے سلسلہ میں ایک اہم فیصلہ یہ ہے کہ تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ پولیس افسروں کی ایک ٹیم سارے صوبہ کا دورہ کر کے ماتحت اہلکاروں کو تقریروں کے ذریعے تلقین کرے گی کہ وہ ایک آزاد ملک کے تقاضوں کے مطابق اپنے اطوار میں اصلاح کر کے آزاد شہریوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کریں۔ آپ نے کہا کہ میں نے تمام سپرنٹنڈنٹس پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ شہریوں سے ملاقات کے لئے کوئی وقت مقرر نہ کریں۔ بلکہ جب بھی کوئی شخص ان کی امداد حاصل کرنے کے لئے آئے تو اس سے فوراً ملاقات کر کے اس کی جائز شکایت کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔ میں نے ذمہ دار ضلعی و ڈویژنل حکام کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ اگر پولیس کے کسی سب انسپکٹر یا اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف اس مضمون کی شکایت موصول ہو کہ اس نے کسی معزز شہری سے بدسلوکی کی ہے تو اس شکایت کی تحقیقات کے لئے بلا تاخیر کسی گزیٹڈ افسر کا تقرر کیا جائے۔ بلکہ مناسب یہی ہوگا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس خود اس شکایت کی تحقیقات کریں اور اگر شکایت درست ثابت ہو تو متعلقہ اہلکار کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔